تذکرہ از مولانا ابوالکلام آزاد ۔ مرتبہ جناب مالک رام صاحب تقطیع متوسط ضخامت ۱۴۵ صفات کتابت وطباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت ۔/۱۵ روپے پتہ: ساہتیہ اکاڈمی ۔ رابندرا بھون نئی دہلی

یہ وہی مشہور ومعروف کتاب ہے جسے مولانا نے رانچی میں نظر بندی کے زمانہ میں ۱۹۱۶ء میں قلم برداشتہ چند ماہ کے اندر اندر اپنی سوانح عمری کے حصہ اول کے طور پر لکھا تھا ۔ اور اس زمانہ میں جب یہ چھپ کر منظر عام پر آئی تھی تو گویا اردو ادب و انشار کی دنیا میں بھونچال سا آگیا تھا ۔ ساہتیہ اکاڈمی نے مولانا کی تمام کتابوں کو تحقیق وترتیب کے جدید اصول وضوابط کے ماتحت شائع کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے ۔ یہ کتاب اسی سلسلہ کی تیسری کڑی ہے اور مرتب ہیں مالک رام صاحب ۔ انھوں نے جو محنت شاقہ برداشت کی ہے اس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ پوری کتاب ۲۳۹ صفحات پر آئی ہے اور کچھ کم اتنے ہی صفحات پر فاضل مرتب کے قلم کا لکھا ہوا مقدمہ اور حواشی پھیلے ہوئے ہیں ۔ پھر جن حضرات نے اصل کتاب کو پڑھا ہے ان کو اندازہ ہوگا کہ اس کتاب میں شعروادب ۔ تاریخ وفلسفہ مذہب وتصوف اور اخلاق وسیاست کا ایسا کونسا میدان ہے جس میں مولانا کے اشہب قلم نے جولانیاں نہ دکھائی ہوں ۔ اس بنا پر اس کتاب کے حواشی لکھنا اور ہر چیز کی تخریج کرنا جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہیں ہے ۔ شروع میں جو مقدمہ ہے وہ اگرچہ مختصر ہے لیکن ٹھوس اور معلومات افزا ہے ۔ اس مقدمہ سے پہلی مرتبہ ہم کو مولانا کی بارہ تیرہ مزید تصنیفات کا علم ہوا ۔ البتہ صفحہ ۱۲ پر امامت کی وادی پر خار سے دامن بچا کر نکل جانے پر مولانا آزاد کو جو داد دی گئی ہے ۔ اس کے سلسلہ میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ مولانا خود اس سے دست کش نہیں ہوئے تھے ۔ بلکہ علمائے دیوبند کی [illegible] مخالفت کے باعث دہلی کے ایک عظیم الشان جلسہ میں مولانا کی امامت کا رزولیوشن منظور نہ ہوسکا تھا مولانا کو طبعی طور پر اس کا بڑا صدمہ ہوا ۔ اور غالباً اسی بددلی اور بیزاری کا اثر تھا کہ انھوں نے اپنا راستہ بدل دیا ۔ بہر حال جدید تحقیق وترتیب اور تحشیہ کے بعد علمی اور ادبی اعتبار سے یہ کتاب اور زیادہ اور قابل قدر ہوگئی ہے ۔

کمال اور زوال (تاریخ جنگ یونان قدیم) مترجمہ جناب میر حسن صاحب تقطیع متوسط